Chapter 108 **سورۃ الکوثر** Excellence in abundance

آیات 3

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾

1- اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہ رکھنا کہ (اے رسولؐ! قرآن جیسی نعمت جس میں حکمت اور بھلائی کی) اس قدر کثرت سے باتیں ہیں کہ وہ ختم ہونے کو نہیں آئیں گی وہ ہم نے تمہیں عطا کی ہے۔

(نوٹ: لفظ کوثر کا مادہ (ک ث ر) ہے۔ اس کے بنیادی مطالب ہیں: اس قدر کثرت کہ ختم ہونے کو نہ آئے یعنی لا متناہی سلسلہ۔ زیادہ ہونا۔ فراوانی۔ تکاثر لفظ بھی اسی سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے ''مال و دولت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا۔ قرآن میں قرآن کو خیر، 16/30 اور حکمت کو خیرِ کثیر کہا گیا ہے۔ لہٰذا، محققین کے ایک گروہ کی رائے ہے کہ اس آیت 108/1 میں الکوثر ''قرآن'' کو کہا گیا ہے کیونکہ اس میں حکمت و ہدایت کی فراوانی اور کثرت ہے)۔

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾

2- لہٰذا (اے رسولؐ! اب تمہارے کرنے کا کام یہ ہے کہ) اپنے رب کے احکام وقوانین کے پیچھے پیچھے چلتے رہو اور ان مقاصد پر علم و دانش اور تجربہ و بصیرت کے مطابق نہایت مضبوطی سے عمل پیرا رہو (نحر)۔

(نوٹ: بعض مفسرین اس آیت 108/2 کا مطلب یوں کرتے ہیں کہ ''پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں''، مگر آیت کے الفاظ کا مطلب درج ذیل ہے: نحر کا مادہ (ن۔ح۔ر) ہے: اس لفظ کے مختلف محققین نے کافی مطالب دیے ہیں یعنی: سینے کا اوپر کا حصہ جہاں ہار پہنا جاتا ہے۔ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا۔ اونٹ ذبح کرنا۔ قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنا۔ اسی لفظ کے دیگر بنیادی مطالب یہ ہیں: ماہر۔ عقل مند۔ تجربہ کار۔ ہر چیز کو سمجھنے اور دیکھنے والا اور مضبوطی سے اس پر عمل کرنیوالا۔ اس آیت کے ترجمے میں یہی مطلب اختیار کیا گیا ہے۔ لفظ صلّ کا مادہ (ص۔ل۔و) ہے۔ صلی الفرس تصلیۃ یعنی یہ اس وقت کہتے ہیں جب گھوڑ دوڑ میں دوسرے نمبر کا گھوڑا پہلے نمبر کے گھوڑے کے پیچھے پیچھے اس طرح دوڑ رہا ہو کہ وہ اگلے گھوڑے سے وابستہ یا چمٹا ہوا نظر آئے۔ چنانچہ صلوٰۃ کا بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ کی پرستش سمیت اس کے احکام و قوانین کے اس طرح پیچھے پیچھے چلنا کہ انسان ان سے چمٹا ہوا یعنی انتہائی طور پر وابستہ نظر آئے۔ لہٰذا اس آیت میں یہی مطلب اختیار کیا گیا ہے۔ البتہ اگر نحر کا مطلب اونٹ کو ذبح کرنا لیا جائے تو اس آیت 108/2 کا مطلب یوں بنے گا کہ ''(اب تمہارے کرنے کا کام یہ ہے کہ) اپنے رب کے احکام وقوانین کے پیچھے پیچھے چلتے رہو (اور اس دوران ضرورت کے مطابق) اونٹ ذبح

کر کے (اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے کھانے پینے کا بندوبست کرلیا کرو کیونکہ یہ جانور حرام قرار نہیں دیا گیا)۔اونٹ ذبح کرنے کا مطلب تاریخی لحاظ سے یوں ہے کہ محمدﷺ ہجرت کے بعد مدینہ گئے تو وہاں یہودیوں کے ہاں اونٹ حرام تھا جیسے ہندوؤں کے ہاں گائے حرام ہے۔اور مدینہ میں یہودیوں کا بڑا زور تھا۔ چنانچہ اونٹ ذبح کرنے کا حکم دینے سے دو اشارے محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ایک تو یہ کہ یہودیوں کو مزید علم ہو جائے کہ اہلِ ایمان ان سے واضع طور پر مختلف ہیں اور دوسرے یہ کہ کھانے پینے کے لئے بجائے یہودیوں کی طرف دیکھنے کے مسلمان ضرورت کے مطابق اونٹ ذبح کرلیا کریں کیونکہ اُس دور میں عربوں کے ہاں کھانے پینے کی اشیا میں اسے بہترین سمجھا جاتا تھا۔ بہر حال، اس آیت میں جو ترجمہ دیا گیا ہے وہ قرآن کے سیاق وسباق کے زیادہ قریب محسوس ہوتا ہے)۔

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾ ع 1/3/33

3-(اور اے رسولﷺ! اس وقت تو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی حالت یہ ہے کہ وہ دشمن کے مقابلے میں کمزور سے ہیں اور مخالفین بڑی قوت اور کثرت کے مالک ہیں مگر) اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہ رکھنا کہ تمہارے دشمن کا نام ونشان تک مٹ جائے گا (اور یہی دین جو خیرِ کثیر کا سرچشمہ ہے آگے ہی آگے بڑھتا رہے گا)۔